اسلامیات

(سیکنڈ ٹرم نوٹس)

کلاس ششم

ڈسٹرکٹ پبلک سکول اینڈ کالج قصور

Prepared By:

قاری محمد عارف

(ٹیچر اسلامیات بوائز ونگ)

(نظر ثانی)

حافظ عبدالرؤف H.O.D

ٹیچر اسلامیات بوائز ونگ

(ایم۔اے بی ایڈ)

اسلامیات

سیرت طیبہ

"صلح حدیبیہ"

مختصر سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

سوال نمبر:۔1

صلح حدیبیہ سے کیا مراد ہے؟ اِس صلح کا پس منظر بیان کریں۔

جواب:۔ **صلح حدیبیہ سے مراد:**۔6 ہجری میں مسلمانوں اور کفارِ مکہ کے درمیان ایک معاہدہ ہوا جو تاریخ میں صلح حدیبیہ کے نام سے مشہور ہوا۔ چونکہ یہ صلح حدیبیہ کے مقام پر ہوئی تھی اس لئے اسے صلح حدیبیہ کہا جاتا ہے۔

صلح حدیبیہ کا پس منظر:۔آنحضورﷺ اور مسلمان جب سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے تھے وہ کعبتہ اللہ کی زیارت نہ کر سکے تھے۔ اُن کے دل طوافِ کعبہ کیلئے بے قرار تھے 6 ہجری میں آپﷺ نے خواب دیکھا کہ آپﷺ صحابہ کرامؓ کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں انہوں نے اسے غیبی اشارہ سمجھا اور سفر مکہ کی تیاریاں شروع کر دیں۔

آپﷺ یکم ذی القعد 6 ہجری کو عمرہ کے ارادہ سے چودہ سو صحابہؓ کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے۔

آپﷺ معروف راستوں سے ہٹ کر ان جان راستوں سے ہوتے ہوئے مکہ مکرمہ سے ایک منزل کے فاصلے پر حدیبیہ کے مقام پر جا پہنچے مگر قریشِ مکہ نے مکہ مکرمہ میں داخلے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔

سوال نمبر:۔2

بیعتِ رضوان کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ رسول اکرمﷺ کو جب حضرت عثمانؓ کی شہادت کی خبر ملی تو آپﷺ نے حضرت عثمانؓ کے خون کا بدلہ لینے کیلئے صحابہ کرامؓ سے بیعت لی۔ صحابہ کرامؓ نے انتہائی جوش و جذبہ کے ساتھ بیعت کی۔ حضرت محمدﷺ نے خود اپنے دستِ مبارک کو عثمانؓ کا ہاتھ قرار دے کر حضرت عثمانؓ کی طرف سے بھی بیعت لی۔ آپﷺ بیعت کے وقت ایک درخت کے نیچے بیٹھے تھے۔ اس بیعت کو "**بیعت رضوان**" کہا جاتا ہے

سوال نمبر:۔3

بیعتِ رضوان حضورﷺ نے کس صحابیؓ کا بدلہ لینے کیلئے لی؟

جواب:۔ بیعتِ رضوان حضورﷺ نے حضرت عثمانؓ کے خون کا بدلہ لینے کیلئے لی۔

سوال نمبر:۔4

صلح حدیبیہ کی شرائط کیا تھیں؟

جواب:۔ صلح حدیبیہ کی شرائط:۔سہیل ابن عمرو کفارِ مکہ میں بڑا عقلمند اور معتبر مانا جاتا تھا۔ اُس نے جو شرائط پیش کیں وہ درج ذیل ہیں۔

1) مسلمان اس سال عمرہ کیے بغیر واپس لوٹ جائیں۔ اگلے سال آئیں اور مکہ مکرمہ میں تین دن قیام کر کے چلے جائیں۔

2) تلوار کے علاوہ کوئی اور ہتھیار ساتھ نہ لائیں اور تلوار بھی نیام میں رہے گی

3) مکہ مکرمہ میں جو مسلمان ہیں انہیں اپنے ساتھ نہ لے کر جائیں البتہ اگر کوئی مسلمان مکہ مکرمہ میں رہنا چاہے تو اُسے نہ روکیں

4) اگر کوئی کافر مسلمان ہو کر مدینہ منورہ جائے گا تو اُسے واپس کرنا ہوگا۔ البتہ اگر کوئی مسلمان مرتد ہو کر مکہ مکرمہ آیا تو اُسے واپس نہ کیا جائے گا۔

5) عرب قبیلے مسلمانوں یا قریش میں سے جس کے ساتھ معاہدہ کرنا چاہیں وہ آزاد ہوں گے۔

6) یہ معاہدہ دونوں فریقوں کے درمیان دس سال کیلئے ہوگا

درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں

1) صلح حدیبیہ کس سن میں ہوئی؟

✓6 ہجری
2 ہجری
8 ہجری

2) کفار نے صلح کی شرائط کے ساتھ کسے روانہ کیا؟

ابو جہل
ابو سفیان
✓ سہیل ابن عمرو

3) حضور ﷺ نے کس صحابیؓ کو اہل مکہ کی جانب سفیر بنا کر بھیجا؟

حضرت علیؓ
✓ حضرت عثمانؓ
حضرت حمزہ

4) حدیبیہ میں صلح کی عبارت کس نے تحریر کی؟

حضرت ابو بکرؓ
حضرت عمرؓ
✓ حضرت علیؓ

5) صلح کے مطابق دونوں فریقوں میں کتنے سال تک جنگ نہ کرنے کا معاہدہ کیا گیا؟

پانچ سال
سات سال
✓ دس سال

6) بیعت رضوان کس صحابیؓ کے خون کا بدلہ لینے کیلئے لی گئی؟

✓ حضرت عثمانؓ
حضرت سعدؓ
حضرت علیؓ

خالی جگہ پر کریں

1) صلح حدیبیہ کا معاہدہ **6 ہجری** میں مسلمانوں اور کفار مکہ کے درمیان ہوا۔

2) حضورﷺ **چودہ سو** صحابہ کرامؓ کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ کی جانب روانہ ہوئے۔

3) قریش مکہ کی سرکشی دیکھ کر حضورﷺ نے **حضرت عثمان**ؓ کو سفیر بنا کر اُن کی جانب بھیجا۔

4) قریش مکہ نے **سہیل ابنِ عمرو** کو اپنا سفیر بنا کر حضورﷺ کی خدمت میں بھیجا۔

5) صلح حدیبیہ مسلمانوں اور قریش مکہ کے درمیان **دس سال** کی مدت کیلئے ہوئے۔

6) اللہ تعالیٰ نے صلح حدیبیہ کو مسلمانوں کیلئے **فتح مبین** قرار دیا۔

درست جملوں کے سامنے ”✓“ کا اور غلط جملوں کے سامنے ”✗“ کا نشان لگائیں

1) صلح حدیبیہ 8 ہجری کو مسلمانوں اور قریش کے درمیان ہوئی۔ ✗

2) حضورﷺ چار سو صحابہ کے ہمراہ مدینہ سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ ✗

3) مسلمانوں کی طرف سے حضرت علیؓ کو سفیر بنا کر قریش کی طرف بھیجا گیا۔ ✗

4) کفارِ مکہ سے صلح کی شرائط کے ساتھ ابوجہل کو روانہ کیا۔ ✗

’’فرماں رواؤں کودعوت اسلام‘‘

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

سوال نمبر:۔1

نبی کریم ﷺ نے مختلف فرماں رواؤں کو تبلیغی خطوط کیوں روانہ کیئے؟

جواب:۔آپ ﷺ نے مختلف فرماں رواؤں اور حکمرانوں کو خطوط کے ذریعے دین اسلام کی دعوت دی۔

سوال نمبر:۔2

قیصر روم کے نام لکھے گئے خط کا متن تحریر کریں اس خط کا کیا نتیجہ برآمد ہوا؟

جواب:۔**قیصر روم کے نام خط:۔**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم؛

اللہ کے بندے اور اُس کے رسول محمد ﷺ کی جانب سے ہرقل عظیم کی طرف، اس شخص پر سلام پر ہدایت کی پیروی کرے۔تم اسلام لاؤ سالم رہوگے۔اسلام لاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارا اجر دوبار دے گا اور اگر تم نے رُوگردانی کی تو تم پر ارسیسیوں (رعایا) کا بھی گناہ ہوگا۔اے اہل کتاب! ایک ایسی بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی اور کو رب نہ بنائیں اُس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں اور نہ اللہ کے سوا ہم اپنے میں سے کسی کو رب مانیں پس اگر لوگ رُخ پھیریں تو کہہ دو کہ تم لوگ گواہ رہو ہم مسلمان ہیں۔

خط کا نتیجہ:۔

ہرقل کو یقین ہوگیا کہ حضور ﷺ سچے نبی ہیں۔مگر وہ اپنے اُمراء اور مذہبی پیشواؤں کی مخالفت کے ڈر سے اعلانیہ طور پر آپ ﷺ کی نبوت کا اقرار نہ کرسکا

سوال نمبر:۔3

حبشہ کے بادشاہ اور والی مصر نے آپ ﷺ کے خطوط پر کسی قسم کے جواب دیئے۔

جواب:۔**نجاشی کا خط پر جواب:۔**

جب آپ ﷺ کا خط نجاشی کے پاس پہنچا تو اُس نے اُس بابرکت خط کو چوم کر آنکھوں سے لگایا۔حضور ﷺ کے چچازاد بھائی حضرت جعفر بن ابی طالبؓ دوسرے مسلمانوں کے ساتھ حبش میں ہی پناہ گزین تھے۔

نجاش نے اُن کے اپنے پاس بلوایا اور اسلام میں داخل ہونے کا اعلان کیا۔حضور ﷺ کی خدمت میں عقیدت نامہ بھیجا۔نجاشی کا انتقال 8ہجری کو ہوا تو آپ ﷺ نے مدینہ منورہ میں اُس کی نمازِ جنازہ ادا فرمائی۔

والی مصر کے نام خط کا جواب:۔

والی مصر مقوقس نے حضرت حاطبؓ کی تعظیم کی۔عزت واحترام کے ساتھ انہیں مہمان رکھا۔حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں قیمتی تحائف غلام، کنیزیں اور خچر بھیجے۔ایک سفید خچر کا نام ’’دُلدل‘‘ تھا جو آپ کی ذاتی سواری میں استعمال ہوا۔ایک کنیز کا نام ’’ماریہؓ‘‘ تھا آپ ﷺ نے انہیں شرف زوجیت بخشا۔ان کے بطن سے حضور ﷺ کے صاحب زادے حضرت ابراہیمؑ پیدا ہوئے جو شیر خوارگی میں فوت ہوگئے

سوال نمبر:۔4

شاہِ ایران نے آپ ﷺ کے خط کو سن کر کیا رویہ اختیار کیا اور اُس کا کیا انجام ہوا؟

جواب:۔ جب حضور ﷺ کے ایلچی حضرت عبداللہ بن حُذافہؓ آپ ﷺ کا نامہ مبارک لے کر اُس کے پاس پہنچے تو اُس نے یہ دیکھ کر کہ حضور ﷺ کا نام مبارک اُس کے نام سے پہلے لکھا ہوا ہے خط کو پھاڑ کر پرزے پرزے کر دیا۔ حضور ﷺ کو اس گستاخی کی خبر ہوئی تو ارشاد فرمایا کہ جیسے اُس نے ہمارے خط کے ٹکڑے کیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُس کی سلطنت کے بھی ٹکڑے کر دے گا۔ اُس واقعہ کے چند روز بعد اُس کے اپنے بیٹے شیرویہ نے اُسے قتل کر کے تخت پر قبضہ کر لیا۔

درست جواب پر ''✓'' کا نشان لگائیں

1) ہرقل نے صورتحال معلوم کرنے کیلیئے کس کو بلوایا؟

ابو جہل ✓ ابو سفیان

ابو لہب

2) قیصر روم جنگ کی فتح کا جشن منانے کہاں آیا ہوا تھا؟

حبشہ مکہ مکرمہ

✓ بیت المقدس

3) خسرو پرویز کے پاس حضور ﷺ کا خط کون لے کر گئے؟

✓ حضرت عبداللہ بن حُذافہؓ حضرت علیؓ

حضرت عثمانؓ

4) نجاشی کا انتقال کب ہوا؟

✓8 ہجری 9 ہجری

10 ہجری

5) حضور ﷺ نے کس کے ہاتھ والیِ مصر کو دعوت نامہ بھیجا؟

✓ حاطب بن ابی بلتعہؓ دحیہ کلبیؓ

عبداللہ بن حُذافہؓ

فرماں رواؤں کے ناموں کو ان کے ملک کے نام سے ملائیں

خسرو پرویز	حبشہ
مقوقس	ایران
نجاش	روم
ہرقل	مصر

خالی جگہ پر کریں

1) حضور ﷺ کے عہد نبوت میں دو بڑی طاقتیں تھیں ایک **قیصر روم** اور دوسری طسریٰ ایران۔

2) قیصر روم کو مبارکباد دینے والے سردار مکہ کا نام **ابوسفیان** تھا۔

3) ہرقل نے **ابوسفیان** سے حضور ﷺ کے بارے میں کئی سوالات کیے۔

4) خسرو پرویز کو اس کے بیٹے **شیرویہ** نے قتل کر کے تخت پر قبضہ کرلیا۔

درست جملوں کے سامنے "✓" کا اور غلط جملوں کے سامنے "✗" کا نشان لگائیں

1) ہرقل نے دحیہ کلبیؓ سے حضور ﷺ کے بارے میں متعدد سوالات کیے۔ ✗

2) عہد نبوت میں ایران پر خسرو کے بیٹے شیرویہ کی حکمرانی تھی۔ ✓

3) حبش عرب کا پڑوسی ملک تھا۔ ✓

4) مقوقس کے بھیجے ہوئے خچر کا نام دُلدُل تھا۔ ✓

''غزوۂ خیبر''

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

سوال نمبر:۔1

غزوۂ خیبر کا پسِ منظر کیا تھا؟

جواب:۔ یہودیوں نے طے کیا کہ عرب کے دوسرے مشرک قبائل کو ساتھ ملا کر مدینہ منورہ پر چڑھائی کر کے اسلام کو ہمیشہ کیلئے دنیا سے ختم کر دیا جائے۔ حضور ﷺ کو ان کی سازشوں کا علم ہوا تو آپ ﷺ نے محرم سن 7 ہجری میں خود اُن قلع قمع کرنے کا ارادہ فرمایا اور صلح حدیبیہ میں شامل صحابہ کرامؓ کو ہمراہ لے کر خیبر کی طرف روانہ ہوئے۔

سوال نمبر:۔2

فتح خیبر کے اثرات کیا تھے؟

جواب:۔ فتح خیبر کے اثرات مندرجہ ذیل تھے:۔

1) فتح خیبر کے ساتھ ہی یہود کی شرارتوں کا ہمیشہ کیلئے خاتمہ ہو گیا۔

2) یہود کی شکست سے دوسرے کار بالعموم اور کفارِ مکہ بالخصوص ہمیشہ کیلئے مایوس ہو گئے۔

3) اسطرح خیبر بھی اسلامی سلطنت کا حصہ بن گیا۔

4) فتح خیبر سے مسلمانوں کو بہت سا مالِ غنیمت حاصل ہوا اور یوں خوشحالی کا دور شروع ہوا۔

5) خیبر کی فتح سے شام کی طرف سے کسی ناگہانی حملے کا خطرہ باقی نہ رہا۔

6) فتح خیبر ہی فتح مکہ کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ اُس سے اگلے برس ہی مسلمانوں نے مکہ مکرمہ فتح کر لیا۔

سوال نمبر:۔3

خیبر میں یہود کتنی تعداد میں جمع تھے؟

جواب:۔ خیبر میں یہودیوں کے چھ مظبوط قلعے تھے اور اُن کے بیس ہزار جنگجو قلعوں میں موجود تھے

سوال نمبر:۔4

قلعہ قموص کس کے ہاتھوں فتح ہوا؟

جواب:۔ قلعہ قموص حضرت علیؓ کے ہاتھوں فتح ہوا۔

سوال نمبر:۔5

قلعہ قموص کے سردار کا کیا نام تھا؟

جواب:۔ قلعہ قموص کے سردار کا نام مرحب تھا۔

درست جواب پر ''✓'' کا نشان لگائیں

1) خیبر کے معنی کیا ہیں؟

پہاڑ | قلعہ ✓

وادی

2) خیبر پر حملے کی تیاریاں کب شروع ہوئیں؟

4 ہجری | 5 ہجری

✓7 ہجری

3) غزوۂ خیبر میں شریک مجاہدوں کی تعداد کتنی تھی؟

✓ چودہ سو | سولہ سو

سترہ سو

4) فتح خیبر کس فتح کا پیش خیمہ ثابت ہوئی؟

✓ فتح کلہ | فتح روم

فتح خندق

5) خیبر کے قلعوں کی کل تعداد کتنی تھی؟

پانچ | چھ ✓

آٹھ

خالی جگہ پر کریں

1) عربی میں خیبر کا لفظ **قلعہ** کے معنی میں آتا ہے۔

2) خیبر میں یہودیوں کے **چھ** مضبوط قلعے تھے۔

3) حضرت علیؓ نے تلوار کے ایک ہی وار سے **مرحب** کا خاتمہ کر دیا۔

4) فتح خیبر ہی فتح **کلہ** کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔

5) فتح خیبر سے مسلمانوں کو بہت سا **مال غنیمت** حاصل ہوا۔

درست جملوں کے سامنے ”✓“ کا اور غلط جملوں کے سامنے ”✗“ کا نشان لگائیں

1) عربی میں خیبر کا لفظ میدان کے معنی میں آتا ہے۔ ✗

2) خیبر میں یہودیوں کو چھ مظبوط قلعے تھے۔ ✓

3) فتح خیبر کے بعد یہودیوں کی شرارتوں کا آغاز ہوا۔ ✗

4) حضور اکرم ﷺ نے سب سے پہلے قلعہ خیبر پر قبضہ کیا۔ ✗

5) حضور ﷺ نے اپنا لعاب حضرت علیؓ کی آنکھوں پر لگایا تو آپؓ کی آنکھیں فوراً ٹھیک ہوگئیں ✓

''اخلاق وآداب''

''طہارت وپاکیزگی''

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

سوال نمبر:۔1

طہارت سے کیا مراد ہے؟

جواب:۔ پاکیزگی کو عربی میں ''طہارہ'' کہتے ہیں طہارت محض صفائی ہی نہیں بلکہ اس سے مراد جسم' جان' لباس اور ماحول کی پاکیزگی ہے۔

سوال نمبر:۔2

صفائی اور پاکیزگی کی اہمیت قرآن وحدیث کی روشنی میں کیا ہے؟ واضح کریں۔

جواب:۔ قرآن کی روشنی میں صفائی اور پاکیزگی:۔

ارشاد ربانی ہے

''وثیابک فطھر (س)''

ترجمہ:۔اور آپ ﷺ اپنے کپڑوں کو پاک رکھیے

(سورۃ المدثر، آیت:4)

اللہ تعالیٰ نے طہارت وپاکیزگی کا اہتمام کرنے والوں کے بارے مین ارشاد فرمایا:

ترجمہ:۔ کچھ شک نہیں کہ خدا توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

(سورۃ البقرہ: آیت:222)

طہارت وپاکیزگی حدیث کی روشنی میں:۔

''الطھور شطر الایمان''

ترجمہ:۔''پاکیزگی (صفائی) ایماں کا حصہ ہے''

سوال نمبر:۔3

پاک صاف رہنے سے ہمارے کردار میں کیا تبدیلیاں آتی ہیں؟

جواب:۔ اسلام میں طہارت وپاکیزگی کی بڑی اہمیت ہے جو شخص اپنا بدن اور لباس پاک صاف رکھتا ہے اُس کے خیالات اور عقائد بھی پاک صاف ہو جاتے ہیں پاک صاف انسان اور اپنے آپ کو بری عادات مثلاً غیبت جھوٹ ، فضول خرچی، حسدِ ، کینہ اور بے حیائی وغیرہ سے بچاتا ہے اسے اعمالِ طہارت کہتے ہیں طہارت سے انسان پاک صاف اور خوش وخرم رہتا ہے اُس کی سوچ پاکیزہ اور عمل نیک ہوتا ہے۔ اُس کی عبادت مقبول اور دعائیں پوری ہوتی ہیں۔اس میں کوئی شک نہیں کہ طہارت قربتِ الٰہی کی کنجی ہے۔

درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں

1) **حضور ﷺ نے بدولوگوں کو کس دن نہانے کی تاکید کی؟**

جمعرات ✓ جمعہ

ہفتہ

2) **ذہنی طور پر پاک صاف انسان کیا پسند کرتا ہے؟**

گندا ماحول ✓ صاف ستھرا ماحول

دونوں درست

3) **ماحول کی صفائی اور پاکیزگی کا انسان پر کیا اثر پڑتا ہے؟**

✓ سکون ملتا ہے تکلیف پہنچتی ہے

کچھ بھی نہیں

4) **اپنے آپ کو بُری عادتوں سے بچانا کس طرح کی طہارت ہے؟**

زبانی طہارت ✓ عملی طہارت

دونوں طرح کی طہارت

خالی جگہ پر کریں

1) عربی زبان میں صفائی اور پاکیزگی کیلئے **طہارت** کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

2) صفائی اور پاکیزگی سے مراد جسم، **جان، لباس اور ماحول** کی پاکیزگی ہے۔

3) اللہ تعالیٰ پاک صاف رہنے والوں کو **دوست** رکھتا ہے۔

4) پاکیزگی ایمان کا **حصہ** ہے۔

5) اپنے آپ کو بُری عادتوں سے بچانا **عملی طہارت** ہے۔

درست جملوں کے سامنے "✓" کا اور غلط جملوں کے سامنے "✗" کا نشان لگائیں

1) اسلام ایک کامل دین ہے۔ ✓

2) طہارت قربت الٰہی کی کنجی ہے۔ ✓

3) پاکیزگی مکمل ایمان ہے۔ ✓

4) پاک صاف انسان گندے ماحول کو پسند کرتا ہے۔ ✗

5) انسان فطری طور پر گندگی سے نفرت کرنے والا ہے ✓

''صداقت''

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

سوال نمبر:۔1

صداقت کا مفہوم کیا ہے؟

جواب:۔ صداقت سے مراد ''سچائی یا راست بازی'' ہے یعنی ایسی بات کہنا جسے کوئی جھٹلا نہ سکے۔سچا قول وفعل اور درست عمل عین صداقت ہے۔

سوال نمبر:۔2

صداقت کی فضیلت واہمیت قرآن وحدیث میں کیا بیان ہوئی ہے؟

جواب:۔صداقت بہترین صفت ہے اور مومن کی پہچان ہے۔ سچ بولنے سے انسان طرح طرح کی برائیوں، پریشانیوں اور بُری عادات سے بچا رہتا ہے۔

قرآن پاک میں سچ بولنے والوں کے بارے میں ارشاد باری ہے۔

''ولونوا مع الصدقین''

اور سچے لوگوں کے ساتھ ہوجاؤ۔

(سورۃ التوبہ:آیت:119)

حضورﷺ کا ارشاد ہے کہ ''مومن نہ تو جھوٹ بولتا ہے اور نہ امانت میں خیانت کرتا ہے'' لہٰذا جو معاشرہ صادق ہوگا، وہ پُرامن اور کامیاب ہوگا۔

سوال نمبر:۔3

صداقت کی اقسام کونسی ہیں؟

جواب:۔ صداقت کی تین بڑی اقسام ہیں:۔

(1) زبان کی صداقت:۔

یہ صداقت کی عام اور مشہور قسم ہے جس کی پابندی ہر مسلمان کا فرض ہے مسلمان بھی جھوٹ بول کر اپنی زبان کو آلودہ نہیں کرتا۔وعدہ پورا کرتا اور قول وقرار کا نبھانا بھی اس قسم میں شامل ہے۔

(2) دل کی صداقت:۔

دل کی صداقت یہ ہے کہ جو انسان کی زبان پر ہو وہی دل میں ہو۔گویا انسان کا دل اور دماغ زبان کی صداقت پرعمل پیرا ہوں اور اُس کے قول و فعل کی تصدیق اس کا دل بھی کرتا ہو۔

(3) صداقت عمل:۔

صداقت عمل سے مراد عمل کی وہ سچائی ہے کہ انسان زندگی میں جو کرے محض اللہ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر اُس دکھاوا اور نمود ونمائش ہرگز شامل نہ ہو۔

درست جواب پر ''✓'' کانشان لگائیں

1) صداقت کی مطلب کیا ہے؟

سچائی ✓ | نیکی

ہمدردی

2) مومن کے اندر خیانت کے علاوہ کونسی بری عادات جمع نہی ہوسکتی ؟

ظلم | جھوٹ ✓

وعدہ خلافی

3) صداقت کا اعتراف کرنا کیا ہے؟

حماقت | ایمان ✓

بزدلی

4) صادق اور امین کن کے القاب تھے؟

حضرت علیؓ | حضورﷺ ✓

حضرت ابوبکر

5) نیکی انسان کو کہاں لے جاتی ہے؟

جنت ✓ | برزخ

دوزخ

درست جملوں کے سامنے ''✓'' کا اور غلط جملوں کے سامنے ''✗'' کانشان لگائیں

1) ہمارے نبیﷺ نے زندگی میں ہمیشہ سچ بولا۔ ✓

2) اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی انبیاء کرام علیہم السلام بھیجے ان کے کردار میں سچائی بنیادی خوبی تھی۔ ✓

3) انسان زندگی میں جو بھی عمل کرے محض لوگوں کی رضا کی خاطر کرے۔ ✗

4) اسلام ایک مکمل دین ہے۔ ✓

5) صداقت عمل کا مطلب ہے جو بات انسان کی زبان پر ہو وہی اس کے دل میں ہو۔ ✗

خالی جگہ پر کریں

1) صداقت کے معنی سچائی، **راست بازی** کے ہیں۔

2) تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے کردار میں **صداقت** بنیادی خوبی تھی۔

3) سچ نجات دیتا ہے اور **جھوٹ** ہلاک کرتا ہے۔

4) صداقت **مومن** کی پہچان ہے۔

''امانت''

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

سوال نمبر:۔1

امانت کا مفہوم بیان کریں؟

جواب:۔ امانت کا مطلب ہے کہ اگر کوئی چیز کسی کے پاس امانت رکھی گئی ہو تو وہ اس چیز کو مانگنے پر امانت رکھوانے والے کو اصل حالت میں وعدے کے مطابق واپس کر دے

سوال نمبر:۔2

امانت کی اہمیت قرآن و حدیث کے حوالہ سے واضح کریں؟

جواب:۔ قرآن کے حوالہ سے:۔

امانت کے متعلق قرآن پاک میں فرمایا گیا ہے کہ

''فلیود الذی اوتمن امانت''

ترجمہ:۔''تو امانت دار کو چاہئے کہ صاحب امانت کی امانت کو واپس کر دے''

(سورۃ البقرہ: آیت 283)

حدیث کے حوالہ سے:۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ:۔

ترجمہ:۔''جس میں امانت داری کا وصف نہیں اُس کا ایمان (میں سے کوئی حصہ) نہیں۔''

سوال نمبر:۔3

رسول اللہ ﷺ ''بحیثیت امین'' کے عنوان پر نوٹ تحریر کریں۔

جواب:۔ حضرت محمد ﷺ اعلانِ نبوت سے پہلے اپنے شہر مکہ میں ''الصادق'' یعنی سچا اور ''الامین'' یعنی امانت دار کے لقب سے مشہور تھے۔ ہجرت کی رات آپ ﷺ نے کفارِ مکہ کی ساری امانتیں حضرت علیؓ کے سپرد کر کے تاکید فرمائی کے ان امانتوں کو ان کے مالکوں کو لوٹا کر مدینے چلے آنا۔ حالانکہ یہ امانتیں اُن مشرکین مکہ کی تھی جو کہ آپ ﷺ کے جانی دشمن تھے۔

سوال نمبر:۔4

منافق کی نشانیاں کیا ہیں؟

جواب:۔ رسول ﷺ نے آیت حدیث میں منافق کی تین نشانیاں بیاں فرمائی ہیں۔

1) جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔

2) اور جب اُس کے پاس امانت رکھی جائے تو اُس میں خیانت کرے۔

3) اور جب وہ وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔

مختصر سوالات کے جواب لکھیے۔

سوال نمبر:۔1

امانت کی تعریف کریں۔

جواب:۔ امانت کا مطلب ہے کہ اگر کوئی چیز کسی کے پاس رکھی گئی ہو تو وہ اُس چیز کو واپس مانگنے پر امانت رکھوانے والے کو اصل حالت میں وعدہ کے مطابق واپس کر دے۔

سوال نمبر:۔2

انبیاء علیہم السلام نے امین ہونے کا حق کیسے ادا کیا؟

جواب:۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سونپی گئی ذمہ داریوں کو بھی انبیائے کرام علیہم السلام نے امانت سمجھ کر ہمیشہ احسن طریقے سے پورا کیا۔

سوال نمبر:۔3

آپ ﷺ کس شہر میں ''الصادق'' اور ''الامین'' کے نام سے مشہور تھے؟

جواب:۔ آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں ''الصادق'' اور ''الامین'' کے نام سے مشہور تھے۔

سوال نمبر:۔4

آپ ﷺ نے ہجرت کی رات کفارِ مکہ کی امانتیں کس کے سپرد فرمائیں؟

جواب:۔ آپ ﷺ نے ہجرت کی رات کفارِ مکہ کی امانتیں حضرت علیؓ کے سپرد فرمائیں۔

درست جواب پر ''✓'' کا نشان لگائیں

1) **رسول ﷺ نے کفارِ مکہ کی امانتیں حضرت علیؓ کے سپرد کب فرمائیں؟**

واقعہ معراج　　　نزول وحی

✓ ہجرت

2) **امانت کو کس کے کردار کا بنیادی جزو قرار دیا گیا ہے؟**

منافق　　　✓ مومن

کافر

3) **نبی کریم ﷺ نے کس چیز کا امانت قرار دیا؟**

تجارت　　　مال

✓ مشورہ

4) **ملکیت کی حفاظت کس سے ہوتی ہے؟**

✓ امانت　　　صداقت

احسان

درست جملوں کے سامنے "✓" کا اور غلط جملوں کے سامنے "✗" کا نشان لگائیں

1) کام چور اپنے فرائض میں کوتاہی کرنے والے امانت دار نہیں ہوتے۔ ✓

2) جس شخص میں امانت کا وصف نہیں اس کا ایمان بھی قابل اعتبار نہیں۔ ✓

3) اسلام میں امانت کا مفہوم بہت محدود ہے۔ ✗

4) نبی ﷺ نے مشورہ کو احسان قرار دیا ہے۔ ✗

5) کسی سے مشورہ مانگا جائے تو اس کا فرض ہے کہ وہ صحیح مشورہ دے۔ ✓

خالی جگہ پر کریں

1) امانت میں کمی بیشی **خیانت** ہے۔

2) امانت تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی **صفت** رہی ہے۔

3) ہجرت کی رات حضور ﷺ نے کفارِ مکہ کی ساری امانتیں **حضرت علیؓ** کے سپرد کیں۔

4) اسلام میں امانت کی **مومن** کے کردار کا بنیادی جزو قرار دیا گیا ہے۔

5) امانت کی حفاظت کرنا **ایمان** کی نشانی ہے۔

''حقوق العباد''

مندرجہ ذیل سوالات کے مفصل جوابات تحریر کریں۔

سوال نمبر:۔1

قرآن وحدیث کی روشنی میں والدین کے حقوق کیا ہیں؟

جواب:۔ والدین کے حقوق کچھ یوں ہیں:۔

1) والدین کے ساتھ ہمیشہ ادب واحترام کے ساتھ پیش آنا چاہیئے۔

2) ان کے آرام وآسائش اور کھانے پینے کا خیال رکھا جانا چاہیئے۔

3) ان سے ہمیشہ نرم لہجے میں گفتگو کرنی چاہیئے۔

4) اگر والدین مسلمان نہ ہوں تب بھی ان کے ساتھ حسنِ سلوک میں کوئی کمی نہ کی جائے۔

5) مسلمان والدین کی وفات کے بعد ان کیلئے دعا واستغفار کی جائے۔

6) والدین کی طرف سے کی گئی جائز وصیت کو پورا کیا جائے۔

7) والدین کی وفات کے بعد ان کے رشتہ داروں اور دوست احباب کے ساتھ بھی اچھا سلوک کی جائے۔

سوال نمبر:۔2

والدین کے حقوق کی ادائیگی کے فضائل کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب:۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''جس مومن کے والدین موجود ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے کیلئے جنت کے دروازے کھول دیتے ہیں۔

اگر وہ مومن اپنے والدین سے بدسلوکی کرتا ہے تو اللہ اس کیلئے دوزخ کے دو دروازے کھول دیتے ہیں اور اگر کسی ایک کے ساتھ بدسلوکی کرتا ہے تو ایک دروازہ کھول دیتے ہیں۔''

دوسری جگہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:۔

''جب انسان اپنے والدین کو پیار اور محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے تو اُسے ایک مقبول حج کا ثواب ملتا ہے۔ اگر دوبار محبت سے دیکھتا ہے تو پھر ایک اور مقبول حج کا ثواب ملتا ہے حتیٰ کہ اگر سو دفعہ دیکھے گا تو ہر دفعہ دیکھنے پر ایک مقبول حج کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

سوال نمبر:۔3

اولاد کے حقوق قرآن وحدیث کی روشنی میں کیا ہیں؟

جواب:۔ اولاد کے حقوق ماں باپ کے فرائض ہیں اور ان کی ادائیگی لازمی ہے۔

اسلام سے قبل بعض لوگ بیٹیوں کے غربت کے ڈر سے مار دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو سختی سے منع فرمایا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

ترجمہ:۔ اور اپنی اولاد کو تنگ دستی کے خوف سے قتل نہ کرو (کیونکہ) ان کو اور تمہیں ہم ہی رزق دیتے ہیں۔

(سورۃ بنی اسرائیل: آیت 31)

والدین کا فرض ہے کہ اپنی حیثیت کے مطابق بچے کی پرورش کریں، ان کی بہترین تربیت کریں اُن کی صحیح تعلیم کا بندوبست کریں۔ ان کی جائز ضروریات اور حاجتوں کو اپنے وسائل کے مطابق پورا کریں۔ ساری اولاد کے ساتھ برابر کا سلوک کریں۔ بیٹے، بیٹی یا چھوٹے بڑے کی تمیز نہ رکھیں۔ ان سے ہمیشہ شفقت اور محبت کا سلوک کریں۔ اور اُن کو برائی سے بچائیں اور نیک سیرت بنائیں تاکہ وہ اللہ کے احکام پر عمل کر سکیں۔

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

ترجمہ:۔ ''اے ایمن والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو (جہنم کی) آگ سے بچاؤ۔''

(سورۃ التحریم آیت:6)

یعنی خود بھی نیک عمل کرو اور اپنی اولاد کو بھی نیکی کی تلقین کرتے رہو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

ترجمہ:۔ ''باپ اپنی اولاد کو جو کچھ دے سکتا ہے اس میں سب سے بہتر تحفہ اچھی تعلیم و تربیت ہے۔''

سوال نمبر:۔4

اُستاد کا رتبہ معاشرے کے دیگر افراد سے بلند کیوں ہے؟

جواب:۔ اُستاد کا رتبہ معاشرے کے دیگر افراد سے بلند اس لیے ہے کہ اساتذہ نسل کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کرتے ہیں ان کے اخلاق کو سنوارتے ہیں زندگی کے آداب سکھاتے ہیں۔ اُنہیں معاشرے کا اچھا شہری بناتے ہیں۔ اسلام نے انہیں روحانی والدین کا درجہ دیا ہے۔

سوال نمبر:۔5

ہمسائے کے حقوق کیا ہیں؟ ان کے حقوق کی کیا اہمیت ہے؟

جواب:۔ ہمسائے کے حقوق:۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے۔

ترجمہ:۔ ''وہ شخص مومن نہیں جو سیر ہو کر کھانا کھائے اور اس کا ہمسایہ بھوک کی حالت میں رات گزارے''

اسلام نے تاکید کی ہے کہ ہمسائیوں کی عزت و آبرو کی حفاظت کی جائے۔ پڑوسی کی طرف سے ملنے والی تکلیف پر صبر کیا جائے۔ پڑوسی کے کھانے پینے کا خیال رکھا جائے۔ پڑوسی کی اجازت کے بغیر کوئی ایسا کام نہ لیا جائے جس سے پڑوسی کو تکلیف ہو جیسے دیوار اونچی کرنا۔

ہمسائے کے حقوق کی اہمیت:۔

ہمسائیوں کے حقوق کی اس قدر اہمیت کی وجہ یہ ہے کہ پڑوسی قربت کی وجہ سے ہمارے دُکھ درد اور مصیبت میں سب سے پہلے کام آتے ہیں وہ خوشی اور غم میں ہمارا ساتھ دینے کیلئے سب سے پہلے پہنچتے ہیں۔ اس لئے ان کے ساتھ ہمیشہ حسنِ سلوک سے پیش آنا ضروری ہے۔

سوال نمبر:۔6

حقوق العباد کی اہمیت پر اک پیرا تحریر کریں؟

جواب:۔ روزمرہ زندگی میں ہمارا سب سے قریبی تعلق والدین، بیوی، بچوں، بہن، بھائیوں، پڑوسیوں، اساتذہ اور دوستوں سے ہوتا ہے۔ یہ سب لوگ ہمارے اچھے رویے کے حقدار ہیں۔ سب انسانوں سے اچھے سلوک اور ہمدردی کے رویے کی بے حد اہمیت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سب کے حقوق مقرر ہیں۔ جنہیں حقوق العباد یعنی بندوں کے حقوق کہا جاتا ہے ایک دوسرے کے حقوق بجا طور پر ادا کرنے سے ہی ایک اچھا معاشرہ بنتا ہے۔

درست جواب پر ''✓'' کا نشان لگائیں

1) اللہ اور رسول ﷺ کے بعد بندے پر سب سے زیادہ احسانات کس کے ہیں؟

اساتذہ کے | ✓ والدین کے

ہمسائے کے

2) سب سے زیادہ حسنِ سلوک کی حقدار کون ہے؟

✓ ماں | خالہ

پھوپھی

3) رب کی رضا کس کی رضا میں پوشیدہ ہے؟

استاد | حاکم

✓ والد

4) کوئی باپ اپنی اولاد کو کس عطیہ سے بہتر کوئی چیز نہیں دے سکتا؟

✓ تعلیم | خوراک

دولت

5) اسلام میں استاد کا درجہ کیا ہے؟

ہمدرد | دوست

✓ روحانی والد

خالی جگہ پر کریں

1) انسانوں کے آپس کے تعلقات میں سب سے قریبی تعلق **والدین اور اولاد** کا ہے۔

2) اللہ نے والدین کے حقوق کی ادائیگی کیلیے **احسان** کا لفظ استعمال کی ہے۔

3) دنیا میں سب سے زیادہ حسن سلوک کے حقدار **والدین** ہیں۔

4) والدین کی طرف سے کی گئی **جائز وصیت** کو پورا کیا جائے۔

5) حضور ﷺ نے علما کو انبیاء کا **وارث** قرار دیا ہے۔

6) وہ شخص **مومن** نہیں جو خود سیر ہو کر کھانا کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا سوئے۔

7) پڑوسی کی جانب سے ملنے والی تکلیف پر **صبر** کرنا چاہیئے۔

درست جملوں کے سامنے ''✓'' کا اور غلط جملوں کے سامنے ''✗'' کا نشان لگائیں

1)	انسانوں میں سب سے پہلے ہمسائیوں کے حقوق کو لازمی قرار دیا گیا ہے	✗
2)	آپ ﷺ نے فرمایا ''تیری ماں سب سے زیادہ حسنِ سلوک کی مستحق ہے''۔	✓
3)	والدین کا فرض ہے کہ اپنی حیثیت سے بڑھ کر بچے کی پرورش کریں۔	✗
4)	اساتذہ کا درجہ والدین سے کسی طرح کم نہیں ہوتا۔	✓
5)	گھر کے قریب رہنے والے شخص کو ہمسایہ کہتے ہیں۔	✓